# Langat Singh College, Muzaffarpur

NAAC Grade – 'A'
(A Constituent unit of B.R.A. Bihar University, Muzaffarpur)

H.O.D.
PG Deptt of Urdu

Email:
lscollegeprincipal@gmail.com

Ref. No.:..........

Date : 11.05.2020

B.A (Part-III) Urdu Hons

Topic - Khadeja Mastoor Ke Novel Negaree

Dr Zarena Rahman
Associate Professor
Deptt of Urdu, L.S. College. Muzaffarpur

Contact No - 9334940186

Contact day and time -

Fri, Sat - 11AM to 1. P.M

Zarena Rahman
11.05.2020

سوال۔ ناول "آنگن" کی روشنی میں خدیجہ مستور کی ناول نگاری سے
بحث کیجیے۔

جواب۔ خواتین ناول نگاروں میں خدیجہ مستور کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ انہوں نے جو ناول لکھا اردو ادب میں اپنی ایک منفرد حیثیت قائم کرتی ہے۔ ان کے تمام ناولوں میں آنگن ایک شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے۔

خدیجہ مستور کے ناول "آنگن" کے متعلق ڈاکٹر احسن فاروقی کا خیال ہے کہ "اس ناول کا مقام امراؤ جان ادا سے بھی بلند ہے"
واقعی آنگن اردو ناولوں میں ایک بہت بڑا مقام رکھتا ہے۔
خدیجہ مستور نے اپنے ناول "آنگن" میں ایک منفرد طریقے سے عام لوگوں کے مسائل کو پیش کیا ہے۔ گھر کی چار دیواری میں محدود یہ آنگن ہر گھر کا آنگن بن گیا ہے۔ فنکار نے آنگن کی زندگی کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ آنگن کے ناول سے وہ آشنا ہی نہیں بلکہ ان تمام پیچیدگیوں اور الجھنوں سے بھی اچھی طرح واقف ہیں۔ ایسا ممکن تھا کہ ناول نگار آنگن سے وابستہ تجربات کو بیان کرنے کے دوران میں فنی تقاضوں کو سرنیچے سے گزر کر نہیں کرتی
ایسی بات ناول میں کہیں بھی دیکھنے کو نہیں ملتی۔
ناول آنگن ایک گھر کے آنگن کی کہانی پیش کرتا ہے۔ لیکن یہ کہانی ہر گھر کے آنگن کی کہانی بن گئی ہے۔ شروع سے آخر تک ناول کا قصہ واقعات کے ایک مضبوط تسلسل پر قائم ہے کوئی واقعہ فضول اور غیر ضروری نہیں ہے۔ واقعات سلجھے اور سادہ ہیں ہیں بلکہ منظم، مضبوط اور خوبصورت ہیں۔ واقعات میں ایک منطقی ہمواری اور استواری ہے۔ یہ ناول تحریک آزادی کے دور کا عکاس ہے اس عہد میں ہر گھر کے اندر سیاسی معاملات و مسائل در پیش تھے یہ موضوع ایسا ہے کہ اس میں بہت سارے غیر ضروری واقعات بھی آنگن کے پلاٹ میں آ سکتے تھے لیکن خدیجہ مستور نے کمال احتیاط کا مظاہرہ کیا ہے جس سے ایک فنکارانہ شعور کی پختگی ظاہر ہوتی ہے۔ انہوں نے گھر کے چھوٹے چھوٹے واقعات کے ذریعے غیر معمولی واقعات تک پہنچنے کی کوشش کی ہے۔ آنگن کی چار دیواری کی باتوں کے ذریعے وہ معاشرتی مسائل کی گہرائی تک پہنچی ہیں

اس ناول کی واقعہ نگاری میں انوکھی وسعت ہے۔ خدیجہ نے ناول کی واقعہ نگاری میں فنی قدروں کو مجروح نہیں کیا ہے۔ ناول کے واقعات کو انہوں نے بڑے پُرکشش رنگ دیا ہے۔ واقعات کے فطری بہاؤ کی وجہ سے پلاٹ کا حسن اور نکھر گیا ہے۔

"آنگن" کی کردار نگاری میں بھی خدیجہ نے اپنی فنکارانہ ہوشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ انکے تمام کردار زندگی کی سچائیوں کو پیش کرتے ہیں۔ آنگن کا کوئی بھی کردار غیر ضروری اور فضول نہیں ہے بلکہ چھوٹے سے چھوٹا کردار بھی پلاٹ کا ایک اہم حصہ ہے اور ناول کے تانے بانے میں ایک اہم رول ادا کرتا ہے۔ نسوانی کرداروں کی پیشکش میں خدیجہ کا جوہر کھل کر سامنے آتا ہے۔ انکے نسوانی کردار زیادہ جاندار، ٹھوس اور دلکش ہیں۔ دادی اماں، کریمن بوا اور چھمی اماں کے کردار ہر حال میں خوش رہنے والے کردار ہیں۔ اسکے برعکس عالیہ کی ماں مغرور، فساد پسند، خود غرض اور کینہ پرور عورت ہے عالیہ، چھمی، ابا، اماں، بڑے چچا، بڑی چچی، صفدر، جمیل کے علاوہ نجمہ پھوپھی، شکیل، کریمن بوا، اسرار میاں، ماموں جان کے کردار بھی ہیں۔ ضمنی کرداروں میں اسرار میاں کا کردار سب سے جاندار ہے۔ جو اپنے پڑھنے والوں پر اپنا اثر دیر تک قائم رکھتا ہے۔ انکی زندگی المناکیوں، محرومیوں اور دکھوں کی داستان ہے۔

ان کرداروں کے علاوہ دو اور اہم کردار عالیہ اور چھمی ہیں۔ ان میں چھمی کی شخصیت قارئین کے لئے بے حد پرکشش ہے اس میں زندگی اور جانداری ہے۔ نامساعد حالات اور ناسازگار ماحول اسکے کردار کو ناہموار کر دیتی ہے۔ چڑچڑاپن اور بدمزاجی اسکی صفت بن جاتی ہے۔

خدیجہ مستور نے آنگن کے کرداروں کو فنکارانہ دانشمندی سے پیش کیا ہے۔ واقعات کے ساتھ ساتھ یہ کردار منظر عام پر آتے ہیں اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرکے رخصت ہو جاتے ہیں۔ ان کرداروں کا ایک فطری انداز میں ارتقا ہوا ہے۔ خدیجہ نے انہیں نئی زندگی دی ہے خدیجہ مستور کی کردار نگاری اسلئے بھی بلند اور معیاری ہے کہ وہ اپنے کرداروں کی نفسیات سے اچھی طرح واقف ہیں اور اپنے کرداروں کے جذبات و احساسات اور خیالات و نظریات کی ترجمانی میں انہیں مہارت حاصل ہے۔

آنگن کے پلاٹ میں سادگی کے ساتھ ساتھ وسعت بھی ہے۔ اس ناول کا مرکزی تھیم گو کہ آنگن اور کنبے کے افراد کی دنیا سے باہر نہیں جاتا پھر بھی معاشرے کے تمام اہم بنیادی مسائل اور حالات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ آنگن کے پلاٹ کی تشکیل میں خدیجہ مستور نے فنکارانہ مہارت اور ہنرمندی سے کام لیا ہے۔ پلاٹ کا ارتقا بے حد فطری انداز میں ہوا ہے۔ ناول نگار نے بڑی سادگی کے ساتھ دو متضاد ذہنی کیفیتوں کی عکاسی کی ہے۔ ناول کے پلاٹ میں کوئی غیر ضروری طوالت نہیں ہے جو زندگی کی حقیقتوں کا ایک شفاف آئینہ ہے۔ پلاٹ کی خوبصورت تشکیل کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ واقعات کو کہانی کے ساتھ ساتھ اپنے اسلوب میں بڑی نفاست، پاکیزگی اور تازگی ہے۔ خدیجہ مستور نے جس ماحول کی عکاسی کی ہے اس سے بخوبی وہ اچھی طرح واقف ہیں بلکہ اس معاشرے اور ماحول میں جو زبان استعمال کی جاتی تھی اس سے آشنا بھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس ناول میں بہت اچھی گھریلو زبان استعمال کی گئی ہے۔

اس ناول کے مکالمے مختصر، چست، فطری اور برجستہ ہیں کہیں کہیں ادھورے جملوں سے بھی بھرپور تاثر قائم کیا گیا ہے یہ ناول نگار کی مکالمہ نگاری کی صلاحیت کا کمال ہے۔ ان کے مکالمے ناول کے پلاٹ اور اس کے کرداروں سے اس طرح وابستہ ہیں کہ ان کو الگ کرنا مشکل ہے۔ جذباتی موقعوں پر کہیں کہیں مکالمے انتہائی بےساختہ ہو گئے ہیں کہیں کہانی کے دوران [illegible] ہو گئے ہیں۔ مگر ایک ارتقا میں معاون ثابت ہوئے ہیں۔ ناول نگار نے مکالموں کو بالکل فطری انداز میں پیش کیا ہے

زبان کی بے تکلفی اور طرزِ ادا کی بے ساختگی نے پلاٹ میں حقیقی زندگی کی لہر دوڑا دی ہے۔ اردو کے چند معیاری فکر انگیز اہم اور خوبصورت ناولوں میں آنگن ایک ممتاز حیثیت اس لئے بھی رکھتا ہے کہ اس میں قوی روانی سادگی اور برجستگی ہے۔ کسی بہت ہی خطرے اور فلسفیانہ موضوع موضوع کی بنیاد پر یہ ناول نہیں لکھا گیا ہے۔ عام فہم انداز بیان ہے۔ جانے پہچانے کردار ہیں جو سیدھی سادھی

شامل ہے اور ایسے واقعات کی پیشکش ہے جس سے ہر کوئی آشنا ہے۔
اسی وجہ سے ناول آنگن اپنی خصوصیات کی بنا پر اردو
کے اہم ترین ناولوں میں سے شمار کیے جانے کے قابل ہے۔ جس نے
خدیجہ مستور کو اردو ادب میں جاوداں بنا دیا ہے۔